بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ — ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۸۹ھ — ۲ تبوک ۱۳۴۸ھش — ۲ ستمبر ۱۹۶۹ء — نمبر ۲۰۳

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ یکم تبوک۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۳۰ ظہور اور ۳۱ ظہور کو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی جانب سے بذریعہ تار جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ حضور کی طبیعت کسی قدر ضعف کی وجہ سے ناساز رہی ہے۔ کل شام بذریعہ فون یہ اطلاع ملی کہ حضور کی طبیعت اب اچھی ہے۔

حضرت سیّدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بجواب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل و کرم سے کامل و عاجل صحت کے ساتھ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؁

● ربوہ یکم تبوک۔ ربوہ کے تعلیمی ادارے — تعلیم الاسلام کالج۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول نصرت گرلز ہائی سکول۔ فضلِ عمر جونیئر ماڈل سکول اور نصرت انڈسٹریل سکول موسم گرما کی تعطیلات کے بعد آج کھل گئے ہیں اور باقاعدہ پڑھائی شروع ہوگئی ہے۔

● عزیز عبد الحمید صاحب ابن مکرم مولوی نور محمد صاحب پنشنر او ورسیئر سکنہ علی پور ضلع مظفر گڑھ جناح ہسپتال کراچی میں بعارضہ قلب برائے اپریشن داخل تھے۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے فیصلہ کیا ہے کہ چونکہ صحت ادویات کے استعمال سے ٹھیک ہو رہی ہے اس لئے اب اپریشن کی ضرورت نہیں۔ چھ ماہ یہ ادویات استعمال کر کے دوبارہ معائنہ کے بعد فیصلہ کیا جائے گا کہ آیا اپریشن کی ضرورت ہے یا نہیں۔ عزیز موصوف کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے نیز انجام بخیر کے سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار احمد خان نسیم

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایمان اس کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا

صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والوں کو موہبت کے طور پر معرفتِ تامہ سے بہرہ ور کیا جاتا ہے

"ایمان اس بات کو کہتے ہیں کہ اس حالت میں مان لینا جبکہ ابھی علم کمال تک نہیں پہنچا اور شکوک اور شبہات سے ہنوز لڑائی ہے۔ پس جو شخص ایمان لاتا ہے یعنی باوجود کمزوری اور نہ مہیّا ہونے کل اسبابِ یقین کے اس بات کو اغلب احتمال کی وجہ سے قبول کر لیتا ہے وہ حضرتِ احدیت میں صادق اور راستباز شمار کیا جاتا ہے اور پھر اس کو موہبت کے طور پر معرفتِ تامہ حاصل ہوتی ہے اور ایمان کے بعد عرفان کا جام اس کو پلایا جاتا ہے اس لئے ایک مردِ متقی رسولوں اور نبیوں اور ماموریں من اللہ کی دعوت کو سنکر ہر ایک پہلو پر ابتداء امر میں ہی حملہ کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ حصہ جو کسی مامور من اللہ کے منجانب اللہ ہونے پر بعض صاف اور کھلے کھلے دلائل سے سمجھ آجاتا ہے اسی کو اپنے اقرار اور ایمان کا ذریعہ ٹھہرا لیتا ہے اور وہ حصہ جو سمجھ میں نہیں آتا اس کو سُنّتِ صالحین کے طور پر استعارات اور مجازات قرار دیتا ہے اور اس طرح تناقض کو درمیان سے اُٹھا کر صفائی اور اخلاص کے ساتھ ایمان لے آتا ہے تب خدا تعالیٰ اس کی حالت پر رحم کر کے اور اسکے ایمان پر راضی ہو کر اور اسکی دعاؤں کو سنکر معرفتِ تامہ کا دروازہ اس پر کھولتا ہے اور الہام اور کشوف کے ذریعہ سے اور دوسرے آسمانی نشانوں کے وسیلہ سے یقینِ کامل تک اس کو پہنچاتا ہے لیکن متعصّب آدمی جو عناد سے پُر ہوتا ہے ایسا نہیں کرتا اور وہ ان امور کو جو حق کے پہچاننے کا ذریعہ ہو سکتے ہیں تحقیر اور توہین کی نظر سے دیکھتا ہے اور ٹھٹھے اور ہنسی میں ان کو اُڑا دیتا ہے اور وہ امور جو ہنوز اس پر مشتبہ ہیں ان کو اعتراض کرنے کی دستاویز بناتا ہے اور ظالم طبع لوگ ہمیشہ ایسا ہی کرتے رہے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۴۰۱-۴۰۳)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا اٹھترواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ فتح ۱۳۴۸ھش (مطابق دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز جمعہ ہفتہ، اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ ✦

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ تبوک ۱۳۴۸ھش

رُوحانی انقلاب

اسلام بنیادی طور پر ایک روحانی تحریک ہے جو روحانیت سے مادی زندگی کی رہنمائی کرتی ہے اور انسان کو حیوان سے اُٹھا کر انسان اور انسان سے اُٹھا کر با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بناتی ہے چنانچہ اس کی تربیت کا طریق یہ ہے کہ پہلے وہ حیوانی طبع انسانوں کو انسان بنا سکتی ہے یعنی ان کو ایسے احکام اور قواعد دیتی ہے جن سے وہ حیوانوں سے تمیز کئے جا سکیں۔ مثلاً ایک حیوان نہیں جانتا کہ یہ گھاس جو وہ چرنے لگا ہے کس کی ہے اس کے مالک کی ہے یا مالک کے دشمن کی مگر وہ گھاس دیکھ کر بے تاب ہو جاتا ہے اور اس میں گھس پڑتا ہے جب گھاس کا مالک دیکھتا ہے وہ ڈنڈا لے کر اس کو مار مار کر باہر نکال دیتا ہے۔ بیچارا پشو مار بھی کھاتا جاتا ہے اور مُنہ بھی مارتا جاتا ہے۔ اسیطرح جو انسان حیوانیت کے درجہ پر ہوتا ہے وہ بھی نفسِ امّارہ کی پابندی میں اپنا بیگانہ نہیں جانتا۔ آجکل عجیب بات ہے کہ سب سے مہذب کہلانے والی اقوام حیوانیت کے اس درجہ پر اُترنے کی کوشش کر رہی ہیں وہ اپنے اور پرائے مال میں کوئی شناخت نہیں کرتیں۔ صرف یہ کہ اپنا مال تو بڑی بڑی قیمت پر دوسروں کے پاس فروخت کرتی ہیں مگر دوسری اقوام خاص کر مشرقی اقوام کی پیداوار لوٹ کھسوٹ سے لے جاتی ہیں لیکن قرضوں کا جال بچھایا ہوا ہے اور کہیں فوجی امداد کا اور کہیں اقتصادی امداد کا اور اگر زور کی ضرورت ہو تو وہاں زور سے بھی باز نہیں آتیں۔ کہنے کو تو مشرقی ممالک آزاد ہیں مگر کئی کئی قسم کی جکڑ بندیوں میں مغربی اقوام کے ہاتھوں سے لاچار ہوتے جا رہے ہیں۔ کوئی مشرقی ملک بھی اب اپنی نہایت اعلیٰ تہذیب پر قائم نہیں رہ سکتا۔ بلکہ جب تک امریکی یا برطانوی عورتوں کی طرح مشرقی عورتیں بھی شرم و حیا چھوڑ کر وہی کارنامے نہ سرانجام دیں جو امریکی اور برطانوی عورتیں سرانجام دے رہی ہیں اس وقت تک یہ مادہ پرست اقوام خوش نہیں ہو سکتیں۔ سینماؤں۔ ٹی۔ وی میں اب یہاں بھی شریف زادیاں۔ عریاں ہوتی جا رہی ہیں۔ اور بڑے لُطف کی بات یہ ہے کہ جو اخبارات اسلام کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملاتے نہیں تھکتے وہی اخبارات ایسی ایڈیشنیں شائع کر رہے ہیں جن میں جنسی اخلاق کی دھجیاں بکھیری گئی ہوتی ہیں اور پھر انہیں اخباروں کے صفحات پر گندہ لٹریچر پڑھنے اور غلط تصاویر خریدنے کے لئے نوجوانوں پر طعن کئے جاتے ہیں اور لعنتیں بھیجی جاتی ہیں۔ ریڈیو پر دن رات گندے گیت گائے بجائے جاتے ہیں جن کو لڑکے لڑکیاں یاد کر کے گاتی پھرتی ہیں۔ اسلام اور کل مشرقی اقوام کے نزدیک یہ حیوانیت کی طرف نزول ہے۔ اسلام جو حیوان سے انسان انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بنانا چاہتا ہے کس طرح اس دَور میں زندگی بسر کر سکتا ہے۔ گھروں میں تو مغرب اپنی شیطانی تہذیب کے نزول فرما ہو رہا ہے۔ اگر مدرسوں میں اسلامیات پڑھا بھی لیا تو اس سے کونسا رُوحانی انقلاب آ جائے گا؟

آجکل بعض علماء دوسروں پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ کمیونزم کی مدد کرتے ہیں اور وہ ان پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ سرمایہ داری کی حفاظت کرتے ہیں۔ کیا مسلمان اہلِ علم حضرات کے لئے یہ زمانہ ایسی بحثوں میں صرف ہونا چاہیئے جبکہ چور اور ڈاکو ان کے گھروں کو لُوٹ رہے ہیں۔ کیا ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم صرف خدا تعالیٰ پر بھروسہ کر کے اسلامی انقلاب کے مجاہد بن کر دُنیا کے چپہ چپہ پر پھیل جائیں اور اس وقت تک دم نہ لیں جب تک انسان کو حیوان بنانے کا کام اہلِ مغرب ختم نہ کر دیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تقویٰ و طہارت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَکْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: "اَتْقَاھُمْ" فَقَالُوْا: لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ: "فَیُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰہِ بْنُ نَبِیِّ اللّٰہِ بْنِ نَبِیِّ اللّٰہِ بْنِ خَلِیْلِ اللّٰہِ" قَالُوْا: لَیْسَ عَنْ ھٰذَا نَسْأَلُکَ قَالَ "فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِیْ؟ خِیَارُھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ خِیَارُھُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِھُوْا۔" (بخاری کتاب الانبیاء قول اللہ تعالیٰ کان یوسف واخوتہ آیات للسائلین صفحہ ۴۷۹)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزّت والا کون ہے حضورؐ نے فرمایا لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم روحانی اعزاز کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کے نبی حضرت یوسفؑ جو اللہ تعالےٰ کے نبی کے بیٹے تھے اور اللہ تعالےٰ کے نبی (اسحٰقؑ) کے پوتے اور خلیل اللہؑ کے پڑپوتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو کیا تم عرب کے اعلےٰ خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو۔ ان میں سے جو جاہلیت میں معزز تھے۔ اسلام میں بھی معزز ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھتے اور اس کا فہم رکھتے ہوں۔

عشرہ وقفِ جدید شروع ہو چکا ہے

احباب جانتے ہیں کہ عشرۂ وقفِ جدید سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کو پورا کرنے کے لئے مورخہ یکم ستمبر (تبوک) سے ۱۰ ستمبر (تبوک) ۱۹۶۹ء منایا جا رہا ہے۔ ان ایّام میں تمام احباب جن کی نظر سے یہ سطور گزریں اپنے عہدیداروں سے مکمل تعاون کرتے ہوئے وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہوں اور عہدیداران حضرات (سیکرٹریان مال اور وقفِ جدید) اس کی رپورٹ دفتر ہذا میں پہنچائیں۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

درخواستِ دُعا

میرے چھوٹے بھائی حبیب الرحمٰن صاحب کو خدا تعالےٰ نے ۲۳/۷/۶۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود حافظ غلام حسین صاحب کا پوتا۔ مکرم مولوی محمد حسین صاحب صحابی کے بڑے لڑکے مکرم محمد حنیف صاحب صوبیدار کا نواسا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالےٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرما کر خادمِ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ عزیز کا نام صفی الرحمان تجویز ہوا ہے۔

(حافظ محمد سلیمان مبلغ تنزانیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

قدرتِ ثانیہ اور اس کی برکات

از مکرم محمد جلال شمس صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ دنیا جب بھی جادۂ اعتدال سے ہٹ جاتی اور صراطِ مستقیم سے منحرف ہو جاتی ہے۔ اور ضلالت اور گمراہی کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بے پایاں اور قدرتِ کاملہ کے باعث اپنے کسی پیارے بندے کو صداقت کا مہر تاباں بنا کر اس دنیا میں طلوع کرتا ہے۔ اس کی آمد سے ضلالت کی تاریکیاں چھٹ جاتی ہیں، گمراہی کے اندھیرے کافور ہو جاتے ہیں۔ اور صداقت کا حسین چہرہ پھر سے نمودار ہو جاتا ہے۔ دنیا امن و سکون اور صداقت و راستی سے بھر جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید پھر سے دنیا میں قائم ہو جاتی ہے۔

لیکن ظاہر ہے کہ کسی انسان کو اس دنیا میں ہمیشہ کے لئے بقا نہیں چنانچہ جب خدا کا مامور حق و صداقت اور راستی کی تخم ریزی کرنے کے بعد اس دارِ فانی ہاں اس بے وفا گھر سے رخصت ہو جاتا ہے تو مخالفوں کے دل کی کلی کھل جاتی ہے۔ اور وہ طعن و تشنیع کے تیر چلاتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سلسلہ اب کوئی دن کا مہمان ہے۔ ان نامساعد حالات میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے خلافت کا بابرکت سلسلہ قائم فرماتا ہے۔ اور اس بظاہر گرتی ہوئی عمارت کو سنبھال کر از سرِ نو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کرتا ہے۔ خلافت کے قیام سے حوادث کی آندھیاں رُک جاتی ہیں۔ مصائب کے طوفان تھم جاتے ہیں۔ مومنوں کے زخمی قلوب پر تسکین و راحت کا پھاہا رکھا جاتا ہے۔ اور مومنوں کا یہ قافلہ پھر سے جادۂ مستقیم پر کامیابی و کامرانی سے گامزن ہو جاتا ہے۔ اس قافلہ کو ایک امیر عطا کیا جاتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنی مشیت خاص سے خود قائم فرماتا ہے۔ اسے تائید ایزدی اور نصرت الٰہی کے تحائف سے مالا مال کیا جاتا ہے۔ اور وہ میر کارواں بنکر مومنوں کو کشاں کشاں منزلِ مقصود کی سمت لئے جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ قانون دائمی ہے۔ ہمیشہ سے یوں ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ اور یوں ہی ہوتا چلا جائے گا۔

حضرت مسیح الزمان احمد علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے ..... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔" (الوصیت ص۵)

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت تھے۔ آپ کے ذریعہ دائمی صداقتوں کی تخم ریزی کی گئی۔ دنیا نے آپ کی آمد سے جاء الحق و زھق الباطل کا حیرت انگیز نظارہ دیکھا۔ اور زمین خدا تعالیٰ کے نور سے منور ہو گئی۔

جب آپ اپنے فرض کی بہترین ادائیگی فرما کر کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کے الٰہی قانون کے تحت، اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے اور اپنے مولائے حقیقی کی رحمت بھری گود میں چلے گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے ماتحت اپنی دوسری قدرت کا مظاہرہ کیا۔ اور مومنوں کی پژمردہ مضمحل، غمگین اور گرتی ہوئی جماعت کو تھام لیا۔ اس نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق قدرتِ ثانیہ کا مظاہرہ فرمایا۔ اور خلافت کا مبارک نظام قائم کرکے مومنوں کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ اور کیوں نہ ہوتا جبکہ وہ صادق الوعد خدا پہلے ہی اس بابرکت نظام کے قیام کا وعدہ فرما چکا تھا اور یہ اعلان فرما چکا تھا کہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔

(سورۃ نور آیت ۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والوں سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ انہیں اسی طرح خلافت فی الارض سے متمتع فرمائے گا۔ جس طرح پہلوں کو اس نعمت سے بہرہ ور کیا گیا تھا۔ خلافت کے نظام کی برکت سے دین اسلام کو شان و شوکت نصیب ہوگی۔ مومنوں کا خوف امن سے تبدیل ہو جائے گا۔ انہیں حقیقی عبادت الٰہی کی چاشنی عطا ہوگی۔ اور شرک کے ناپاک اور ہلاک کرنے والے زہر سے ان کو بچایا جائے گا۔

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک مجسم نمونہ تھے۔ آپ کا مبارک وجود اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان معجزہ تھا۔ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کا خلافت کی شکل میں جو ظہور ہوا یہ بھی یقیناً یقیناً ایک معجزہ تھا۔ جو ایسے وقت میں ظاہر ہوا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے صدمہ کے باعث صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک قیامت سے دوچار تھے۔ لیکن قدرتِ ثانیہ کے معجزانہ ظہور کے ساتھ ان کے سہمے ہوئے دل تسکین پا گئے۔ اور دین کو از سرِ نو تازگی اور تابندگی عطا ہوئی۔

حضرت مسیح الزمان علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔" (الوصیت ص۶)

الغرض دو قدرتوں کا ظاہر کرنا اللہ تعالیٰ کا ازلی ابدی سنت اور دائمی قانون ہے۔ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی ایسا ہی ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی خدا کے اسی ازلی ابدی قانون کا ظہور ہوا۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی اسی دائمی سنت کا ذکر کرتے ہوئے قدرتِ ثانیہ کے ضمن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزلِ مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم

برپا ہوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اُن کے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسےٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا، اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا"

(الوصیت ص۶)

اس زمانہ میں بھی جبکہ مسلمان شان و شوکت اور عظمت و رفعت کے مینار سے نیچے گر گئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کی رحمت پھر جوش میں آئی اور اس نے اپنی قدرت کاملہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو اپنی مجسم قدرت بنا کر بھیجا آپ کی آمد سے اسلام کے لئے از سر نو ترو تازگی اور تابندگی کا سامان پیدا ہوا۔ آپ نے مسلمانوں کی از سر نو شان و شوکت اور رفعت و عظمت کی بنا ڈالی۔ آپ نے پھر سے اُن صداقتوں کی تخم ریزی کی جو مرور زمانہ کے باعث قصۂ پارینہ بن چکی تھیں لیکن ضروری تھا کہ آپ (علیہ السلام) بھی دوسرے انبیاء کی طرح اپنا فرض ادا کرکے اس عالم فانی سے رخصت ہو جاتے۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر اپنے متبعین کو اپنی وفات کی خبر دی لیکن ساتھ ہی انہیں یہ مژدۂ جانفزا بھی سنایا کہ اے میرے پیارو! میری موت کی خبر سنکر تم غمگین مت ہو کیونکہ میری وفات کے بعد اللہ تعالےٰ تمہیں بے کس اور بے یارو مددگار نہیں چھوڑے گا۔ وہ اس سلسلہ سے کنارہ کش نہیں ہو جائے گا۔ وہ اس قافلہ کو لٹیروں اور ڈاکوؤں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑے گا وہ اس ننھے منے پودے کو آندھیوں اور طوفانوں کے سپرد نہیں کرے گا بلکہ وہ اپنی رحمت کاملہ کے باعث اپنی قدرت ثانیہ کو ظاہر فرمائے گا۔ اور اس سلسلہ کو تباہی اور بربادی سے بچا لے گا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

(الوصیت ص۷)

چنانچہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی وفات پر ایک مرتبہ پھر اپنی قدیم سنت کا مظاہرہ اور اپنی رحمت کاملہ کے باعث حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پیشگوئی کے عین مطابق قدرت ثانیہ کو ظاہر فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۸)

آپ کی وفات پر یہ عظیم الشان پیشگوئی آب و تاب سے پوری ہوئی۔ دنیا نے اللہ تعالےٰ کی قدرت کو پوری شان سے ظاہر ہوتے دیکھا۔ سعید فطرت روحوں نے اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کی قدر کی۔ مومنوں کا خوف امن سے بدل گیا۔ انہیں ایک امیر عطا ہوا اور پاک نفسوں کا یہ قافلہ پھر سے صراط مستقیم پر جادہ پیما ہو گیا۔ مومنوں کے اس قافلہ کا پہلا امیر ان پاک وجودوں میں سے پہلا وجود تھا جن کے بارہ میں مسیح الزمان نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ حضرت حکیم الامت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی وفات پر خدا تعالےٰ کی قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر بنکر رضوان یار کا تاج پہنکر تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ کی وفات پر ایک مرتبہ پھر قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر بنکر ردائے خلافت اوڑھ کر اس الٰہی پودے کی دیکھ بھال اور آبیاری میں مشغول ہو گئے جس کی تخم ریزی خدا کے پاک مسیح نے اپنے مبارک ہاتھ سے کی تھی۔ آپ فی الحقیقت حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مصداق تھے کہ:-

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔" (الوصیت ص۸ حاشیہ)

حضورؓ کے ذریعہ حق نے جس شان سے ترقی کی اور جس کثرت کے ساتھ لوگوں نے سچائی کو قبول کیا وہ محتاج بیان نہیں۔ ہزارہا بھولی بھٹکی روحوں نے آپ کے ذریعہ صراط مستقیم پر قدم رکھا۔ اور ہزاروں پیاسوں نے محبت الٰہی کا آب زلال پیا۔ حتی کہ آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

آپ کی وفات پر اللہ تعالےٰ کی رحمت پھر جوش میں آئی اور خدا تعالےٰ کی قدیم سنت کے مطابق ایک بار پھر قدرت ثانیہ کا ظہور ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ نے قدرت ثانیہ کے مظہران پاک وجودوں میں سے جن کے ظہور کی خدا کے مسیح نے خبر دی تھی، ایک اور مبارک وجود کو قائم فرمایا۔ خلافت کا تاج حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ کے سر مبارک پر رکھا گیا۔ ہمارا خوف ایک بار پھر امن سے بدل گیا۔ اور کانپتے ہوئے دلوں اور لرزتے ہوئے بدنوں کو ایک بار پھر تسکین نصیب ہوئی۔ اور یہ قافلہ اپنے پیارے امیر کی سرکردگی میں ایک بار پھر منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہو گیا۔ اور آج دنیا حیرت سے دیکھ رہی ہے کہ وہ ننھا منھا پودا جسے چند لمحوں کا مہمان سمجھا جا رہا تھا جسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے آندھیوں پر آندھیاں چلی تھیں اور طوفانوں پر طوفان آئے تھے۔ آج وہی ننھا منھا پودا قدرت ثانیہ کی برکت سے ایک تناور درخت کا روپ دھار چکا ہے۔ جس کی ایک شاخ ایشیا میں ہے تو دوسری افریقہ میں، اور ایک شاخ امریکہ میں ہے تو دوسری یورپ میں۔ آج یہ ننھا منھا پودا ساری دنیا پر محیط ہو چکا ہے۔ اور ہزاروں تھکے ماندے، مادیت کے ستائے ہوئے درماندہ انسان، اس کی خنک اور ٹھنڈی چھاؤں میں راحت و آرام کا سانس لے رہے ہیں۔

الغرض آج خدا کی رحمت پھر جوش میں آئی ہے۔ آج اس رحیم و کریم خدا نے قدرت ثانیہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے خلافت کا بابرکت نظام پھر سے قائم کیا ہے۔ آج خلافت کی برکت سے دنیا کی ظلمتیں پھر سے کافور ہو رہی ہیں۔ یہ خلافت سے وابستگی کی ہی برکت ہے کہ آج دنیا کے کونے کونے اور چپے چپے سے اللہ اکبر کی اذانیں گونج رہی ہیں۔ گھر گھر سے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم پر درود و صلوٰۃ کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ اور وہ سیہ روحیں جو کبھی یسوع مسیح کی خدائی کا دم بھرتی تھیں۔ آج خلافت کی برکت سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نغمے الاپ رہی ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ خلافت اور اس سے وابستگی کی برکات ہی تو ہیں۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ عظیم الشان پیشگوئی پوری آب و تاب سے پوری ہو رہی ہے۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔"

(الوصیت صفحہ ۸)

آئیے ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ اللہ تعالےٰ کی اس قدرت ثانیہ یعنی خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہیں گے۔ اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہیں گے۔

شانِ خاتم الانبیاء صلعم
حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔ کارڈ آنے پر مفت
پتہ صاف لکھیں
محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

انصار اللہ
مرکزی اجتماع انصار اللہ (۲۴-۲۵-۲۶ اخاء/اکتوبر) میں تمام زعماء اعلیٰ اور ناظمین کی حاضری ضروری ہوگی
قائد عمومی انصار اللہ

آرائش و زیبائش — اور مطالبہ سادہ زندگی

از مکرم عزیز الرحمان صاحب خالد وکالت مال تحریک جدید ربوہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کی غرض صرف عبادت الٰہی ہی قرار دی ہے فرمایا:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ۔

عبادت کے لئے بعض بنیادی امور کا لحاظ رکھنا ضروری ہے اس لئے خداوند تعالیٰ نے اس کی رہائش کے لئے اور پیٹ بھرنے کے لئے اور تشنگی دور کرنے کے لئے پانی غذا اور مکان کے بندوبست کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ ان لا تجوع فیھا ولا تعریٰ وانک لا تظمأ فیھا ولا تضحیٰ۔

ترجمہ۔ کہ تو نہ بھوکا اور نہ ہی ننگا پھرے اور دیکہ پیاسا اور دھوپ میں بھی اس دنیا میں نہ پھرے۔

ان چار نعمتوں کے عطا ہونے کے بعد اگر انسان عبادت سے محروم ہے تو یہ اس کی بدقسمتی اور کفران نعمت نہیں تو اور کیا ہے۔

افسوس اس امر پر ہے کہ عقلاء نے ان نعمتوں سے تو بدستور فائدہ اٹھایا مگر اوج ثریا اور قمر منیر تک جا پہنچی ہے مگر اپنی تخلیق کی غرض کو دھیرے دھیرے بھلا رہی ہے۔ حالانکہ دنیوی اموال و نعماء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خالق کائنات نے صاف الفاظ میں فرما دیا ہے۔

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ۔

(العنکبوت)

کہ دنیوی زندگی کھیل کود کے سوا کچھ نہیں بلکہ اصل چیز اعمال ہیں جو شخص اپنے میزان کو اعمال صالحہ سے بھرے گا وہ کامیاب قرار دیا جائے گا اور ہمیشہ کی زندگی کا مستحق قرار پائے گا

اسلامی تعلیم کی رو سے آرائش و زیبائش کی جائز حد تک تو اجازت ہے مگر حد اعتدال سے تجاوز الٰہی حکموں کے مطابق نہیں رہتا۔ کیونکہ فضول خرچی کے لئے اسلام میں گنجائش نہیں ہے

آرائش و زیبائش سے مراد

ہر دو کا اطلاق ان اشیاء و سامان پر ہو سکتا ہے جن سے ظاہری نشوونما مقصود ہو۔ مثلاً

(۱) مکان کی آرائش و زیبائش یوں ہے کہ ضرورت سے زائد تعمیر و تزئین پر خرچ محض اس نیت سے کرنا کہ دوسرے لوگ اس کی تعریف کریں اور صاحب مکان کو مالدار متصور کریں۔ اس بارہ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

”میں اس عام نصیحت کے ساتھ کہ جو لوگ اس معاہدہ میں شامل ہوں (اعلان کرتا ہوں ناقل) وہ آرائش و زیبائش پر خواہ مخواہ روپیہ ضائع نہ کریں“

(خطبہ جمعہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء)

(۲) فرنیچر۔ عام حالات میں ایک گھر میں سادہ کرسی اور میز سے گذارہ ہو سکتا ہے۔ جسے ہر خاص و عام استعمال میں لا سکتا ہے۔ لیکن بعض لوگوں کے پاس چونکہ بڑے بڑے آدمی بھی بغرض ملاقات آجاتے ہیں۔ اسلئے کہ ان کی پوزیشن کا لحاظ بھی رکھا جانا ضروری ہے اسلئے ذرا عمدہ فرنیچر رکھ لینا بھی ناپسندیدہ نہیں ہے۔ جیسے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو بھی اس مجبوری کے پیش نظر صوفہ سیٹ رکھنا پڑا۔ چنانچہ فرمایا:۔

”میں خود زمین پر بیٹھنے کا عادی ہوں، اور زمین پر بیٹھکر ہی کام کرتا ہوں سوائے اس کے کہ جلدی میں کوئی خط لکھنا ہوا، پیڈ میز پر پڑا ہوا ہو تو وہیں بیٹھ کر لکھ دوں گا ورنہ عام طور پر میں زمین پر بیٹھتا ہوں مگر مجھے کوچ وغیرہ بھی رکھنے پڑتے ہیں کیونکہ میرے پاس انگریز بھی ملنے آتے ہیں اور ایسے ہندوستانی بھی جو کوٹ پتلون پہنتے ہیں“۔

(۳) لباس

قرآن مجید نے ننگ ڈھانپنے کا ارشاد فرمایا ہے اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى۔ کیونکہ برہنگی غیر مہذب یا گمراہ شدہ اقوام کا شعار ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ اور مفاد کا یوں ذکر فرمایا ہے یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا

(الاعراف ع ۳)

کہ ہم نے اے بنی نوع انسان تمہارے لئے لباس اتارا ہے تاکہ تم اپنی برہنگی کو ڈھانپ سکو اور ایسا لباس جو موزوں مناسب ہے اس کے پہننے کا اشارہ لفظ ”ریشاً“ میں فرمایا ہے۔

(۴) جہیز اور حق مہر۔ جہیز کے بارہ میں لڑکے والوں کی طرف سے یہ قباحت دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ جہیز ملے گا حتیٰ کہ بعض کا مطالبہ کار۔ کوٹھی نوکر زمین تک جا پہنچتا ہے۔ جس کی سرے سے اسلام اجازت نہیں دیتا۔

باقی رہا مہر اس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ اگر یہ یاد رہے کہ مہر واجب الادا ہے اس کی ادائیگی بہت ضروری ہے تو لوگ بڑھا چڑھا کر مہر مقرر نہ کریں۔ حضور نے لڑکے کی آمدنی کی چھ ماہ سے لیکر سال تک جو رقم بنتی ہے وہ مقدار مقرر فرمائی ہے۔ یعنی کم از کم معیار چھ ماہ کی آمد اس سے کم بخل متصور ہوگا اور زیادہ سے زیادہ ایک سال کی آمدنی اس سے زائد اسراف اور فضول خرچی ہوگی۔

(۵) اکل و شرب

کھانا چونکہ جسم انسانی کے لئے لابدی چیز ہے اور صحت انسانی کا انحصار اسی پر ہوتا ہے اس تکلیف سے بچنے کے لئے حضور رضی اللہ عنہ نے ہر احمدی سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ

”ہر احمدی جو اس جنگ (جہاد) میں ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہیے یہ اقرار کرے کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کرے گا“

(خطبہ جمعہ ۷ اپریل ۱۹۳۴ء)

حضور کا یہ ارشاد زیادہ تر امراء طبقہ کے لئے باعث فکر ہے جن کے گھروں میں ضرورت سے زائد سالن کی مقدار اور نمائشی کھانے تیار ہوتے ہیں

آرائش و زیبائش کے متعلق قرآنی ارشاد

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی ایک علامت یہ بتائی ہے کہ وہ لغو اشیاء سے پرہیز کرتے ہیں چنانچہ فرمایا قد افلح المومنون ... عن اللغو معرضون۔

اسوۂ حسنہ

اللہ تعالیٰ نے خیر البشر خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے نمونہ قرار دیا ہے۔ فرمایا:۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

ایک موقعہ پر حضور فرماتے ہیں الفقر فخری۔ فقر میرے لئے باعث فخر ہے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ

انسانی زندگی اس مسافر کی مانند ہے جو کسی جنگل میں سفر کر رہا ہو اور راستہ میں کہیں سایہ میسر آگیا تو بیٹھ گیا ورنہ آگے چل دیا۔

حضرت مسیح پاک کا ارشاد

آپ فرماتے ہیں:۔

”جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے“۔

(کشتی نوح)

پھر آپ حقیقی زندگی کے سرچشمہ کی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔

”کیا ہی بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے۔ جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اسکو دیکھا ہے اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی ہے۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

”اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا سرچشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے کان کھلیں“!!

خلاصہ کلام

تحریک جدید ہم سے مالی جہاد کا جہاں مطالبہ کرتی ہے وہاں ہمیں بعض ایسی قباحتوں سے بچنے اور پس انداز کرنے کے طریق بھی بتلاتی ہے تاکہ ہم صحیح معنوں میں اسلام کی بڑھتی ہوئی عظیم الشان ضروریات کے پیش نظر مالی جہاد میں شامل ہو سکیں۔

اسلامی تعلیم کی رو سے فدائیان اسلام کو فضول اشیاء کے لالچ سے پرہیز کرنا چاہئے قرآن مجید نے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا کے الفاظ میں وضاحت فرما دی ہے کہ جائز کھانا پینا تو منع نہیں ہے لیکن اسراف کے الفاظ میں یہ حکم دیا ہے کہ ضرورت سے زائد استعمال کرو۔

حدیث میں آتا ہے من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ۔ کہ ایک مسلم کے مسلمان ہونے کی سب سے بڑی یہ خوبی ہے کہ فضول اور بے مقصد اشیاء سے

وقف عارضی کے پہلے سہ سالہ دور کے سند یافتہ واقفین

(قسط نمبر ۲)

۳۴ - مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ سکھر
۳۵ - " قریشی مبارک احمد صاحب ربوہ
۳۶ - " کبیر الدین صاحب صدیقی کراچی ۲
۳۷ - " چوہدری شبیر محمد صاحب ربوہ
۳۸ - " محمد اسلم صاحب باجوہ چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا
۳۹ - " ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ملتان شہر
۴۰ - " صفی الرحمان صاحب خورشید ربوہ
۴۱ - " چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے پروفیسر ربوہ
۴۲ - " محمد دین صاحب ناز ربوہ
۴۳ - " حبیب الرحمٰن صاحب صدر محلہ دار البرکات ربوہ
۴۴ - " محمد اسلم صاحب صابر لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ
۴۵ - " محمد بخش صاحب دار النصر ربوہ
۴۶ - " قریشی محمد انور صاحب گولبازار ربوہ
۴۷ - " عبد الرزاق صاحب گجراتی عالم گڑھ ضلع گجرات
۴۸ - " محمد عثمان صاحب ایم اے ربوہ
۴۹ - " ماسٹر اقبال سعید صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
۵۰ - " چوہدری احمد جان صاحب چک ۲۱۲ ر ب ضلع لائلپور
۵۱ - " چوہدری عبد الحق صاحب چک ۱۶۰ مراد ضلع بہاولپور
۵۲ - " عبد المجید خان صاحب دار النصر ربوہ
۵۳ - " سعید احمد صاحب سیکھوانی نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ
۵۴ - " دین محمد صاحب نذیر بوکی ربوہ
۵۵ - " چوہدری غلام احمد صاحب ۹۹ شمالی سرگودھا
۵۶ - " میاں منظور احمد صاحب غالب ددوکلاں ضلع سرگودھا
۵۷ - " چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم لاہور
۵۸ - " چوہدری غلام رسول صاحب ربوہ
۵۹ - " حکیم رحیم بخش صاحب محمود شیر سلطان ضلع مظفر گڑھ
۶۰ - " منیر الدین صاحب شمس ربوہ
۶۱ - " مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا (دوبارہ موبائل)
۶۲ - " خواجہ عبد المومن صاحب ربوہ
۶۳ - " محمد یوسف صاحب یاؤس آف گی تا جامعہ احمدیہ ربوہ
۶۴ - " شیخ محمد رفیق صاحب تخت ہزارہ ضلع سرگودھا
۶۵ - " منظور احمد صاحب دنیاپور ضلع ملتان
۶۶ - " حفیظ احمد صاحب چک ۵۹۵ گ ب ضلع لائلپور
۶۷ - " مرزا عبد الحق صاحب مسجد احمدیہ راولپنڈی
۶۸ - " حاجی خدا بخش صاحب میانوالی خاناں والی ضلع سیالکوٹ
۶۹ - " محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ چنیوٹ ضلع جھنگ
۷۰ - " منور احمد صاحب کا ٹھگڑھی ربوہ
۷۱ - " منشی محمد دین صاحب بھوڈا سگھر ضلع شیخوپورہ
۷۲ - " چوہدری محمد احمد صاحب ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا
۷۳ - " عبد الجلیل صاحب ناصر پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ
۷۴ - " حکیم محمد منور جمیل صاحب کمال ڈیرہ ضلع نواب شاہ
۷۵ - " مستری غلام قادر صاحب ر کارخانہ گرسیاں، دار النصر ربوہ
۷۶ - " محمد علی صاحب فیضی شوفہ کوٹھی گلبرگ لاہور
۷۷ - " عبد اللطیف صاحب کالیہ ڈاک خانہ آنبہ ضلع شیخوپورہ
۷۸ - " محمد یعقوب صاحب چک ۴۸ سر شمیر روڈ لائلپور
۷۹ - " محمد عبد اللہ صاحب بزدگوال ضلع گجرات

۸۰ - مکرم مرزا محمد ابراہیم صاحب ۳۵ ریلوے کالونی جہلم
۸۱ - " عبد الحق صاحب چک ۱۰۹ گ ب لائلپور
۸۲ - " محمد علی صاحب کالیہ ۔ ضلع شیخوپورہ
۸۳ - " چوہدری عصمت اللہ صاحب چک ۱۲۷ بہلولپور ضلع لائلپور
۸۴ - " چوہدری فضل دین صاحب غلہ منڈی کنری تھرپارکر
۸۵ - " محمد شہباز خان پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ
۸۶ - " رائے عبد العزیز صاحب کالیہ ضلع شیخوپورہ
۸۷ - " احمد علی صاحب چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور
۸۸ - " صوفی عبد الغنی صاحب چک ۶۵۵ گ ب ضلع لائلپور
۸۹ - " حکیم ملا صاحب کلسیاں ضلع شیخوپورہ
۹۰ - " حبیب احمد صاحب " "
۹۱ - " مستری رحمت اللہ صاحب چک ۱۹۲ لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور
۹۲ - " مولوی علی محمد صاحب چک ۹۶ گ ب صریح ضلع لائلپور
۹۳ - " اعجاز احمد صاحب ایاز چک ۱۲۷ کاچیلو ضلع تھرپارکر
۹۴ - " ثناء اللہ صاحب بیداد پور ضلع شیخوپورہ
۹۵ - " چوہدری عبد العزیز صاحب کا ٹھگڑھی چک ۲ A نزد اکمر گودھا
۹۶ - " مبارک احمد صاحب ظفر تر گڑی ضلع گوجرانوالہ
۹۷ - " مولوی محمد حسین صاحب فاضل دار الصدر غربی الف ربوہ
۹۸ - " عبد المجید صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ
۹۹ - " مکرم عبد الشکور صاحب جاوید دار الرحمت وسطی ربوہ
۱۰۰ - " شیخ خادم حسین صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

انٹرمیڈیٹ آرٹس میں داخلہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲ ستمبر ۱۹۶۹ء سے شروع ہوگا۔ درخواست مقررہ فارم پر دینی ضروری ہے فارم دفتر سے مل سکتا ہے۔

کمزور مالی حالت والے ذہین طلباء کی ہر ممکن مدد کی جاتی ہے۔ میٹرک میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے ہر طالب علم کو فیس کی رعایت دی جائیگی۔ نیز واقفین زندگی کو ہر ممکن مدد کی جائیگی۔

کالج کے ساتھ ہاسٹل بھی ہے۔ اس کالج میں ہر مسلمان طالبعلم کے لئے قرآن کریم کی تعلیم لازمی ہے۔ (پرنسپل)

وعدہ کنندگان "ایوان محمود" توجہ فرمائیں

ایوان محمود کی تعمیر ان دنوں آخری مراحل پر ہے۔ اور ابھی پر ابھی ایک بھاری رقم خرچ ہوگی۔ پس جنہوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں اُن احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی موعودہ رقوم جلد ادا کرکے عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۳۰ ظہور کے صفحہ ۴ - ۵ پر مضمون نگار کے نام سہواً درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ صفحہ ۴ پر تنظیمات انصار اللہ کوئٹہ و قلات کے سالانہ اجتماع کی رپورٹ محمد اسحاق صاحب عابد مہتمم عمومی مجلس انصار اللہ کوئٹہ نے لکھی ہے اور صفحہ ۵ پر نصیر احمد صاحب نذیر مرحوم کے حالات ان کے والد مکرم ناظر محمد صاحب نذیر بشیر چارج مین نوکو شیڈ خانیوال کی طرف سے موصول ہوئے تھے۔ احباب تصحیح فرمالیں

نیند — کچھ ابتدائی معلومات

پندرہ سے پچاس سال تک کی عمر کے بہت سے لوگ چوبیس گھنٹوں میں اوسطاً آٹھ گھنٹے سوتے ہیں۔ لیکن ہر ایک آدمی کی اوسط ضرورت مختلف ہوتی ہے وہ لوگ جن کی دلچسپیاں محدود ہوں ذہنی طور پر چاق و چوبند لوگوں کی بہ نسبت زیادہ سوتے ہیں وہ شخص جو دن کی مصروفیات کا بے چینی سے خواہش مند رہتا ہو بستر نواز نہیں ہوتا۔ خیالات اور دلچسپ مشاغل جو ہمارے ذہنوں میں کھلبلی مچائے رکھتے ہیں دراصل جودت طبع کی بلندی کا کھلا ثبوت ہیں۔ آدمی غالباً دیگر تمام جانوروں کی بہ نسبت کم سوتا ہے۔

اگر آپ کے پاس آٹھ گھنٹے سونے کا وقت نہیں ہے تو کیا پانچ یا چھ گھنٹے ہی سو لینا کافی ہوگا؟ بہت سے لوگوں نے سب سے زیادہ یہی سوال کیا ہے اس کے جواب میں چند باتیں درج ہیں ان پر عمل کر کے آزمائیں اور اگر یہ نتائج حاصل کریں تو کم سو لینا ہی کافی ہے

(ا) آپ الارم کے بغیر مقررہ وقت پر جاگ سکتے ہوں

(ب) دن کے اوقات میں آپ پر غنودگی طاری نہ ہوتی ہو۔ سہ پہر یا شام کا کھانا کھانے کے بعد دس پندرہ منٹ کا قیلولہ کریں اگر آپ اسے معمول بنا سکیں تو ایک آسودگی حاصل ہوگی۔ اور کئی گھنٹوں تک آپ چاق و چوبند رہیں گے اگر آپ جاگتے ہی پہلی تمام جوتے اتار کر صرف ایک بھرپور انگڑائی لے لینے سے بھی یہی فائدہ حاصل ہوگا۔

کیا آپ نیند کا حرج پورا کر سکتے ہیں؟ جی ہاں بشرطیکہ آپ مقررہ وقت پر ہی سونے اور جاگنے کے عادی نہ ہوں۔ اس صورت میں بھی کہ آپ ہفتہ بھر ہر رات معمول سے ایک یا دو گھنٹے کم سوتے رہے ہوں۔ صبح کو دیر تک سو لینے سے نیند کے حرج کی کسر پوری کی جاسکتی ہے۔ اس طرح ذہنی اور جسمانی طور پر پہلے کی مانند ہی چاق و چوبند ہو جائیں گے۔ کیا جوں جوں ہماری عمر بڑھتی ہے نیند کی ضرورت کم ہوتی ہے؟ بے شک نومولود بچے دن کا دو تہائی حصہ سو کر گزارتے ہیں۔ بالغ صرف ایک تہائی حصہ سوتے ہیں۔ اس طرح ہماری بیداری کا وقفہ دو چند ہو جاتا ہے اور یوں نیند کے مقابلے میں ہم نصف گھنٹے کے بجائے دو گھنٹے جاگتے ہیں۔ ذیل میں عمر کے لحاظ سے نیند کی اوسط پیشہ دی جاتی ہے۔

عمر ۶ سال	قریباً ۱۱ تا ۱۱½ گھنٹے	عمر ۱۰ سال	قریباً ۱۰ گھنٹے
〃 ۱۵ 〃	〃 ۹ 〃	〃 ۲۰ 〃	〃 ۸½ 〃
〃 ۲۵ 〃	〃 ۸ 〃	〃 ۶۰ 〃	〃 ۷ 〃

لیکن یہ اوسط محض شماریاتی ہیں۔ بعض زیادہ عمر کے لوگ بالاستثناء زیادہ گھنٹوں تک بھی سوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو چند گھنٹے سوتے ہوں اکثر اوقات دن میں چالیس بار اونگھ لیتے ہیں۔

کیا بعض لوگوں میں فطرۃً زیادہ سونے کا رجحان ہوتا ہے؟ جی ہاں! تجربات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہماری سونے یا جاگتے رہنے کی صلاحیت دن اور رات کے اوقات میں مختلف ہوتی ہے یہ فرق ہماری جسمانی حرارت کا نتیجہ ہے جو ہر ۲۴ گھنٹوں کے دوران میں دو درجے بڑھتی اور پھر ۲ درجے گھٹتی ہے اور عام طور پر صبح ۲ بجے سے ۶ بجے تک بتدریج کم سے کم درجہ حرارت پر پہنچ جاتی ہے جوں جوں ہم زیادہ چست ہوتے ہیں ہمارا جسم گرمی پیدا کرنے لگتا ہے اور جب ہم پورے طور پر ذہنی اور جسمانی حیثیت سے کام میں مصروف ہوجاتے ہیں تو ہمارا درجۂ حرارت بھی اپنے عروج پر پہنچ جاتا ہے۔

بہت سے لوگوں میں حرارت کا یہ نقطۂ عروج دوپہر کے فوراً بعد ہی آجاتا ہے تاہم بعض لوگوں میں درجہ حرارت سہ پہر یا سرِ شام اپنی انتہا کو پہنچتا ہے ایسے لوگ فطرتاً شب بیدار ہوتے ہیں۔ اور ایسے کام کرنے میں بہت خوش رہتے ہیں۔ جن کے بعد وہ صبح دیر تک مزے سے سوتے رہیں۔

ہم اپنے آپ کو مختلف اوقات میں سونے کا عادی بنا سکتے ہیں۔ لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہمارا جسمانی درجہ حرارت بھی وقت کی مناسبت سے تبدیل ہوتا رہے اور یوں بالآخر ہم نیند کا ایک نیا تسلسل قائم کرلیں۔ ماں شب بیداری کی عادی ہوتی ہے مگر بچوں کو اسکول جانے کی تیاری کرانے کی مجبوری کے تحت خود پر جبر کر کے کئی سال تک صبح جلدی اٹھ سکتی ہے تاہم جیسے ہی بچے بڑے ہوں گے اس کی نیند کی پہلی عادت یقیناً غالب آجائے گی۔ اور پھر وہ دس گیارہ بجے تک سویا کرے گی۔

کیا جاگنے کے بعد آپ کو ایک ہلکی سی جھپکی لینا چاہیئے؟ بالکل نہیں۔ آپ جب دوبارہ جاگیں گے تو یقیناً اس سے زیادہ خماری کیفیت محسوس کریں گے۔ جتنی جھپکی نہ لینے سے پیدا ہوتی ہے"۔ زیادہ نیند کیسے حاصل کی جائے" کے مصنف چیپ میا ہنجر کے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ رات کے پہلے چار گھنٹوں تک ہم زیادہ گہری نیند سوتے اور بعد کے تین گھنٹوں میں نیند ہلکی اور بعد ازاں پھر گہری ہو جاتی ہے اگر صبح کے وقت اٹھتے ہی آپ جھپکی لے لیں تو ظاہر ہے کہ یہ چکر دوبارہ شروع کرنا ہوگا۔ اور ایک بار پھر گہری نیند کی کیفیت خود پر طاری کرنا پڑے گی۔

نیند آور گولیاں کس حد تک مضر ہیں! ان کی اقسام دو ہیں۔ بار بیچوریٹس کی مانند تیز اثر ادویہ۔ ان کے لئے معالج کی ہدایات ضروری ہیں۔ دوسری وہ جن کا اثر خفیف ہوتا ہے۔ ان کے استعمال میں معالج کی ہدایات نہ بھی حاصل کی جائیں تو کچھ حرج نہیں اوّل الذکر قسم کو اگرچہ معالج کے مشورہ سے استعمال کرنے میں کوئی خطرہ نہیں۔ تاہم ان کا عادی ہو جانا خطرناک ہے۔ کیونکہ رفتہ رفتہ نوبت یہ ہو جاتی ہے کہ تھوڑی مقدار اپنا فوری اثر نہیں دکھاتی اور آدمی کسی وقت بھی زیادہ مقدار میں کھا کر جان دینے کا خطرہ مول لے سکتا ہے۔ اس کے علاوہ دوا کے زیر اثر سونا یوں بھی خطرناک ہے کہ اچانک کوئی فوری ضرورت پڑ جائے تو آدمی بیدار نہیں ہو سکتا۔ اور دوا کی عادت بذات خود ایک مرض بن جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ ان کے استعمال کا عادی یقیناً چڑچڑا اور تنگ مزاج ہو جاتا ہے جس کے لئے دوستانہ تعلقات نباہنے مشکل ہو جاتے ہیں۔"

پاکستان کے بہتر مستقبل کے لئے
آپ بھی فراخدلی سے
حصہ لیں

قرضہ

۵¾ فیصد
قرضہ ۱۹۸۹ء
(دوبارہ اجراء)

تا اطلاع ثانی کھلا رہے گا

اجرائی کی قیمت ۲۶ راگست سے یکم ستمبر تک ایک سو روپے اور اس کے بعد آئندہ اطلاع تک فی ہفتہ ۱۱ پیسے فی سو روپے کا اضافہ۔

۳¾ فیصد قرضہ ۶۹-۱۹۶۸ء کی میچورٹیز کو بھی اس قرضہ کے لئے ایک سو روپے کے مساوی معاوضہ میں تبدیل کر سکتے ہیں۔

اس قرضہ کے لئے درخواستیں ایک سو روپے یا ان کے مجموعوں کے لئے ہوں جو حسب ذیل پتوں سے قابل حصول ہیں:۔

(ا) دفاتر اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی، پشاور، لائلپور، کوئٹہ، ڈھاکہ، چٹاگانگ، کھلنا اور بوگرہ۔

(ب) نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کا کوئی دفتر نہ ہو۔

(ج) سرکاری دفاتر خزانہ جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر یا نیشنل بینک آف پاکستان کی شاخیں موجود نہیں ہیں۔

جاری کردہ —— وزارت مالیات۔ حکومت پاکستان

DFP-107

قرآن کریم کی یہ پیشگوئی ہے کہ فلسطین پر یہودیوں کا دائمی قبضہ ہرگز نہیں رہے گا

بیت المقدس فتح ہونے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا شاندار نمونہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ بنی اسرائیل کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ بنی اسرائیل کو دو تباہیوں کی خبر دی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا کہ اس ملک پر تمہارا قبضہ دائمی نہیں ہوگا۔ بلکہ پہلے تمہارا قبضہ ہوگا اور پھر تم نکالے جاؤ گے پھر تمہارا قبضہ ہوگا اور پھر تم نکالے جاؤ گے۔ اللہ تعالےٰ کا یہ کلام کیسی شان اور عظمت سے پورا ہوا۔ اس کی تفصیل سورہ بنی اسرائیل کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ اس میں فرماتا ہے وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا۔ یعنی ہم نے تورات میں بنی اسرائیل کو یہ بات کھول کر پہنچا دی تھی کہ تم یقیناً اس ملک میں دو دفعہ فساد کرو گے اور یقیناً تم بڑی سرکشی اختیار کرو گے چنانچہ جب ان دو دفعہ کے فسادات میں سے پہلی دفعہ کا وعدہ پورا ہونے کا وقت آیا تو ہم نے اپنے بعض بندوں کو تمہاری سرکوبی کے لئے تم پر کھڑا کر دیا جو سخت جنگجو تھے اور وہ تمہارے گھروں کے اندر جا گھسے اور یہ وعدہ بہرحال پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ پھر ہم نے تمہاری طرف دوبارہ دشمن پر حملہ کرنے کی طاقت کو لوٹا دیا اور ہم نے مالوں اور بیٹوں کے ذریعہ تمہاری مدد کی اور ہم نے تمہیں جتھے کے لحاظ سے پہلے سے بھی زیادہ مضبوط کر دیا ... ... اس جگہ مندرجہ ذیل امور بیان کئے گئے ہیں:۔

۱۔ یہ ملک یہود سے چھین کر ایک اور قوم کو دے دیا جائے گا۔

۲۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ ملک یہود کو واپس مل جائے گا۔

۳۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ پھر ان سے چھین لیا جائے گا۔

۴۔ اس کے بعد یہ ملک پھر واپس کیا جائے گا۔ مگر یہود کے ہاتھ نہیں آئے گا۔ بلکہ موسوی سلسلہ کے ماننے والوں یعنی عیسائیوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا۔

۵۔ اگر پھر شرارت کی گئی (اب اس میں عیسائی بھی شامل ہو گئے کیونکہ وہ بھی یہودیوں کا ایک گروہ تھے) تو پھر یہ زمین ان سے چھین لی جائے گی۔ اور ایک اور قوم کو دے دی جائے گی یعنی مسلمانوں کو۔ مگر اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں داخل ہو کر اس کی ہتک کریں گے۔ اس لئے کہ مسلمانوں کے نزدیک بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ماتحت انبیاء مقدس تھے۔ مگر ان کی جگہیں بھی مقدس تھیں اس لئے مسلمان ان کی مسجدوں میں وہ خرابیاں نہیں کر سکتے تھے جو بابلیوں اور رومیوں نے کیں۔

یہ عجیب لطیفہ اور قوموں کی ناشکری کی مثال ہے کہ بابلیوں نے یہودیوں کے ملک کو تباہ کیا اور ان کی مسجدوں کو ذلیل کیا، یورپین مصنف کتابیں لکھتے ہیں تو بابلیوں کو کوئی گالی نہیں دیتا۔ کوئی ان کو برا بھلا نہیں کہتا۔ کوئی ان پر الزام نہیں لگاتا۔ رومیوں نے اس ملک کو لیا اور اس مسجد میں خنزیر کی قربانیاں کیں۔ عیسائی۔ رومی تاریخ کی کتابیں لکھتے ہیں گبن نے بھی "دی ڈیکلائن اینڈ دی فال آف دی رومن ایمپائر"

The Decline and fall of the Roman Empire.

لکھی ہے۔ سب کتابوں کو دیکھ لو۔ وہ کہتے ہیں رومن ایمپائر جیسی اچھی ایمپائر کوئی نہیں۔ حالانکہ انہوں نے ان کی مسجد کو گندہ کیا مگر وہ قوم جس نے ان کی مسجد کو گندہ نہیں کیا اس کو گالیاں دی جاتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں فلسطین فتح ہوا۔ اور جس وقت آپ یروشلم گئے تو یروشلم کے پادریوں نے باہر نکل کر شہر کی کنجیاں آپ کے حوالے کیں اور کہا کہ آپ اب ہمارے بادشاہ ہیں۔ آپ مسجد میں آ کر دو نفل پڑھ لیں تاکہ آپ کو تسلی ہو جائے کہ آپ نے ہماری مقدس جگہ میں جو آپ کی بھی مقدس جگہ ہے نماز پڑھ لی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا میں تمہاری مسجد میں اس لئے نماز نہیں پڑھتا کہ میں ان کا خلیفہ ہوں کل کو یہ مسلمان مسجد کو چھین لیں گے۔ اور کہیں گے کہ یہ ہماری مقدس جگہ ہے اس لئے میں باہر ہی نماز پڑھوں گا تاکہ تمہاری مسجد نہ چھینی جائے۔

پس ایک وہ تھے جنہوں نے خنزیر کی قربانی کی۔ اور یورپ کا منہ اس کی تعریف کرتے ہوئے خشک ہوتا ہے اور ایک وہ تھا جس نے ان کی مسجد میں دو نفل پڑھنے سے بھی انکار کیا کہ کہیں مسلمان کسی وقت یہ مسجد نہ چھین لیں۔ اور اس کو رات دن گالیاں دی جاتی ہیں۔ یہ کتنی ناشکر گزار اور بے حیا قوم ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ انبیاء ص ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳)

محترم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب امیر ضلع و امیر جماعت احمدیہ ملتان مورخہ ۲۹ راگست کو انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کو کچھ عرصہ سے دل کی تکلیف تھی۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ پہلے دل کا دورہ ہوا مگر خدا نے فضل کیا ۲۲ راگست کو پھر دورہ ہوا پہلے تو گھر پر علاج ہوتا رہا۔ تکلیف بڑھ جانے پر نشتر ہسپتال ملتان میں داخل کیا گیا۔ باوجود عمدہ علاج کے تکلیف میں اضافہ ہوتا گیا۔ جمعہ کی شب کو (۲۹ اگست) یکایک طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور تقریباً دو بجے شب داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ ان کی وفات پر ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچوں نے صبر کا عمدہ نمونہ دکھایا۔

دوسرے دن ۳۰ راگست کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ ۹½ بجے شب مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں لائی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔

(برکت اللہ محمود۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان)

درخواست دعا

میں یہاں وقف عارضی پر آیا ہوا ہوں یہاں مجھے اسہال کی تکلیف ہو گئی ہے اور میری بیوی دل کی تکلیف اور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہے جملہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہم دونوں کو کامل صحت عطا فرمائے۔ (رشید الدین آف اکلوحال مظفر آباد آزاد کشمیر)

۲۔ میرے بڑے بھائی صاحب اہلیہ منظور الحق صاحب عباسی بعارضہ دل بیمار ہیں اور واہ سیمنٹ فیکٹری کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (خورشید الحق عباسی واہ کینٹ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز بدھ بوقت ۸ بجے صبح دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ بھرتی کا معیار کم از کم یہ ہے:۔ عمر ۱۷ تا ۲۳ سال۔ تعلیم ۵ جماعت قد ۵ فٹ ۶ انچ چھاتی ۳۲-۳۰ وزن ۱۱۳ پونڈ۔

میٹرک اور مڈل پاس امیدواروں کو رعایت دی جاوے گی۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)